

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس دہن والی حدیث، جس نے اپنے منکبت کو ننگے چہرے کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کوئی مشروب پیش کیا تھا، کے بارے میں آپ کا کیا جواب ہے؟ یہ بھی جانتے ہوئے کہ وہ حدیث صحیح مسلم میں ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

! الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

یہ اور اس جیسی حدیث جن کا ظاہر ہی مضموم یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی عورتیں اپنے چہروں کو کھلا رکھتی تھیں ان کو پردے سے پہلے پر محمول کیا جانے گا، اس لیے کہ عورت کے لیے پردے کے وجوب پر راہنمائی کرنے والی آیات بعد والی اور صحیحہ ہجری کی ہیں، اور اس سے پہلے عورتوں کے ذمہ اپنا چہرہ اور ہاتھ چھپانا ضروری نہیں تھا، لہذا ہر قسم کی نصوص کو امر کانی صورت میں اسی پر محمول کیا جانے کا لیکن کچھ ایسی احادیث بھی آتی ہیں جو پردے سے بعد میں ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو یہ جواب کی ضرورت مند ہیں، مثلاً: نضیم قبیلے کی عورت والی حدیث، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے آئی جبکہ فضیل بن عباس سجد الوداع کے موقع پر آپ کے پیچھے سوار تھے تو فضل اس عورت کی طرف اور وہ عورت ان کی طرف دیکھنا شروع ہو گئی جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے کو دوسری جانب پھیرتے رہے، کچھ لوگ اس سے یہ دلیل لیتے ہیں کہ عورت کے لیے اپنا چہرہ ننگا رکھنا جائز ہے جبکہ یقینی طور پر یہ ان قشایہ احادیث سے ہے جن میں جائز اور ناجائز ہونے کی گنجائش موجود ہے۔

جوازی گنجائش تو ظاہر ہے جبکہ عدم جوازی گنجائش ایسے ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ عورت ہی محرم تھی اور احرام کی حالت میں شرعی مسئلہ یہی ہے کہ اس کا چہرہ ننگا ہونا چاہیے۔ اور ہم تو نہیں سمجھتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کسی بھی آدمی نے اس کی طرف دیکھا ہو اور فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس حالت پر) برقرار نہیں رکھا بلکہ آپ اس کے چہرے کو پھیرتے رہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خصوصاً حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ آپ کے لیے عورت کو دیکھنا اور اس سے تنہائی کرنا جائز ہے، جیسا کہ آپ کے لیے بغیر مہر و ولی کے عورت سے شادی کرنا جائز تھا، نیز چار عورتوں سے زائد کے ساتھ بھی، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے ان امور میں کچھ گنجائش رکھی ہوئی تھی کیونکہ آپ پاکدامنی میں کامل تھے۔ اور یہ بھی ممکن نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی اعتراض کیا جائے جو کہ غیر مناسب شبہ پر مبنی ہو جبکہ دیگر لوگوں پر ممکن ہے جو ایک جوانمردی والے کے حق میں ہو۔

اس پر اہل علم کے نزدیک قاعدہ ہے کہ جب احتمال آجائے تو استدلال باطل ہو جاتا ہے، لہذا یہ حدیث قشایہ ہے اور قشایہ احادیث کے بارے میں ہی یہ فریضہ ہے کہ انہیں ایسی محکم نصوص کی طرف لوٹایا جائے جو عورت کے اپنا چہرہ کھلا رکھنے کے ناجائز ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ درحقیقت عورت کا اپنا چہرہ ننگا کرنا برائی اور کھٹنے کی علامتوں میں سے ہے۔

اور ان شہروں کا معاملہ بھی ظاہر ہے جن میں عورتوں کو پھرے ننگے رکھنے کی گنجائش دی گئی ہے تو کیا اس قسم کی عورتیں صرف چہرہ ننگا رکھنے پر اکتفا کر سکتی ہیں، جنہیں چہرہ ننگا رکھنے کی گنجائش دی گئی ہے؟

نہیں بلکہ بسا اوقات تو چہرہ، سر، گردن، سینہ، بازو، پنڈلی کو بھی ننگا کیا جاسکتا ہے اور وہ تو ابنی عورتوں کو ان سے بھی باز نہیں رکھ سکیں گے جنہیں وہ خود بھی برا اور حرام سمجھتے ہیں۔ اور جب لوگوں کے لیے برائی کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے تو آپ سمجھ لیں کہ اگر آپ دروازے کا ایک تھتھہ کھولیں گے تو جلد ہی بہت سے تھتھے کھل جائیں گے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 582

محدث فتویٰ